© rasailojaraid.com

(قسط ۱۴)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

: محمد الفیصل :

○ مخطوط نمبر ۱۴۱ داخلہ نمبر ۳۷۸۰

- نام کتاب: شرح الطیبہ - فن تجوید - [illegible]
- مصنف: احمد بن محمد بن محمد الجزری کاتب محمد بن احمد الخفاجی -
- سن تالیف: ۸۵۰ھ تقریباً سن کتابت ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۰۵ھ
- اوراق: ۱۹۵ مسطر فی صفحہ ۲۲
- سیاہی معمولی سیاہ متن سرخ رنگ زبان عربی
- کاغذ قلمی دیسی ساختہ مصر -

آغاز :- بسم اللہ الرحمن الرحیم و [illegible] و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم - قال محمد [illegible] الجزری [illegible]

علم القرات و تجوید کے مشہور عالم شیخ شمس الدین محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ نے ۷۹۹ھ میں اپنی مشہور و معروف منظوم کتاب " طیبۃ النشر فی القراءات العشر " لکھی جو اپنے حرف ردیف کی وجہ سے الفیۃ الجزری کے نام سے مشہور ہے اور اسے منظومۃ الجزری بھی کہتے ہیں - یہ منظومہ فن قراءت کے مہمات متون میں شمار ہوتا ہے - اور [illegible] تجوید کے مدارس کے داخل نصاب ہے -

طیبۃ النشر کی غیر معمولی مقبولیت کی وجہ سے یہ ہمیشہ سے درس و تدریس کے لئے مستعمل ہے - اور اسی وجہ سے اس کی مختلف زمانوں میں متعدد شروح لکھی گئیں - خود مصنف کے فرزند احمد بن محمد نے بھی اس کی شرح لکھی تھی ان کے علاوہ شیخ ابوالقاسم محمد النویری متوفی ۸۵۷ھ نے [illegible] ایک شرح لکھی - اس کی کتاب کی ایک شرح بدرالدین حسن بن جعفر الاعرج متوفی ۹۹۲ھ نے بھی [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیرِ نظر مخطوط مصنف کے فرزند ابوبکر احمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی المقری کی شرح نثر میں ہے جو نے اپنے والد کے قصیدہ طیبۃ النشر پر لکھی ہے۔ احمد الجزری کا سن وفات تذکرہ کی کتابوں میں نہیں اجی خلیفہ نے کشف الظنون میں تین مقامات پر ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ تین مقامات یہ ہیں ا شرح ۃ الجزریہ فی علم التجوید جس کا نام انہوں نے الحواشی المفہمہ رکھا ہے۔ دوسری جگہ طیبۃ النشر کی ح کا ذکر کرتے ہوئے اور تیسری جگہ مقدمۃ الحدیث لابن الجزری کی شرح کا ذکر کرتے ہوئے ہے۔

کشف الظنون کے اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیخ احمد بن الجزری نے اپنے والد ؍ان تینوں کتابوں کی شرحیں لکھیں۔ ان کا سنِ وفات اگرچہ تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکا۔ تاہم اپنے والد کی وفات ۸۲۳ھ کے بعد تک زندہ رہے۔ اس طرح ان کا وفات کا زمانہ ۸۵۰ھ یا اس کے قریب ہوگا۔

زیرِ نظر مخطوطہ کے سرورق پر صرف اتنا لکھا ہوا ہے۔ ھذا شرح الطیبہ لعلامۃ ابن الناظم نفعنا اللہ بہ۔ اندر خطبہ کی کوئی عبارت درج نہیں ہے۔ جس کے ذریعے ہم شارح کے نام کا تعین کرسکیں۔ ابن الناظم کے نام سے جو نحوی مشہور ہیں وہ محمد بن محمد بن عبداللہ المتوفی ۶۸۶ھ شارح الالفیہ فی النحو ہیں۔ جو ساتویں صدی کے اواخر کے عالم ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ابن الناظم النحوی، محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۲۳ھ کے الفیہ کی شرح نہیں کرسکتے۔ اور یہ مخطوطہ طیبۃ النشر کی شرح ہے۔ آخر کے تین شعر یہ ہیں

وھھنا تم نظام الطیبۃ	الفیۃ سعدیۃ مھذبۃ
بالروم من شعبان وسط سنۃ	تسع وتسعین وسبع مأتہ
روایۃ بشرط المعتبر	وقالہ محمد ابن الجزری

سرورق پر جو عبارت ابن الناظم لکھی ہوئی ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ابن الناظم کی الطیبۃ کی شرح ہے۔ اگر یہ قیاس صحیح ہو تو اسے امام شمس الدین ابن الجزری ناظم الطیبۃ کے فرزند گرامی شیخ احمد بن محمد ابن الجزری کی شرح سمجھنا چاہیئے جیسا کہ مذکور ہوا۔

نسخہ کے آخر میں حسب ذیل عبارتیں ملتی ہیں:

قال ناسخہ الفقیر الحقیر الراجی عفو ربہ الناجی محمد بن احمد الخفاجی، قدتم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هذا الکتاب بعون الملک الوهاب لیلة الاحد لاربعة وعشرین خلون من شهر القعدة الذی هو من شهور سنه ۱۳۰۵ الف وثلثمائة وخمسة من هجرة نبینا صلی اللہ علیه وسلم تسلیماً۔ آمین۔

نیز لکھا ہے:

قد بلغ هذا الکتاب مقابلة بحسب الامکان علی ید الفقیر حسن الجبرتی وغیرہ من الاخوان اصلح اللہ لی ولہ الحال والشان وذلک بملاحظة ملاذنا واستاذنا حائز الکمالات بحرها والآخذ من الجوزاء بنطاقها من الیه فی کل مهم أوی۔ العلامة الشیخ محمد بیومی المیناوی بلغه اللہ ما ارادہ ورزقه الحسنی وزیادة ووسع اللہ لنا فی حیاته لنسقی من قراءته۔ آمین۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم سیدنا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین قاله راجی العفو والمنن حسن الجبرتی عفا اللہ عنه فی ۲۷ ر القعدة ۱۳۰۵ھ

اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ زیرِ نظر نسخہ عمدہ خط میں لکھا ہوا ہے۔ اور چونکہ منظومۃ الجزری کے مصنف کے بیٹے کی لکھی ہوئی شرح ہے، جو قریب ترین زمانہ کی اور نہایت قابلِ استناد ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت نہایت مفید ثابت ہوگی۔

(مسلسل)

○ ○ ○

© rasailojaraid.com